اس کے لیے صرف تا تاری حملہ بس کافی تھا۔اور اس میں احمد شاہ جیسے حاکم بھی آئے کہ تیس سال میں صرف دو قتل ہوئے، پہلا قتل اس کے داماد نے جوانی کے جوش یا دامادی کے گھمنڈ میں آکر کیا، مقدمہ عدالت میں گیا، قاضی نے مقتول کے ورثہ کو قصاص کے بجائے دیت لینے پر راضی کیا، سلطان کو علم ہوا تو فرمانے لگے''اہل ثروت کی طرف سے قتل ناحق پر دیت دینے کا یہ سلسلہ اگر جاری ہوگیا تو پھر یہ رکے گا نہیں، منصب اور مال کا سہارا دیکھ کر کئی دوسرے اوباش قتل کریں گے،اس لئے قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے'' چنانچہ اس کے قاتل داماد کو نہ صرف قتل کیا گیا بلکہ اس کی لاش سربازار لٹکائی گئی۔آج پھر کسی ایسے مسلمان کی ضرورت ہے جو اپنے اور پرائے کو ایک نظر سے دیکھے۔خدایا محمد عربی ﷺ کی امت کو پھر کسی محمد بن قاسم،صلاح الدین ایوبی یا طارق بن زیاد کی ضرورت ہے۔ان نامساعد حالات کو دیکھ کر دل میں یہ تمنا پیدا ہوتی ہے کہ کاش! آج کا مسلمان اس نشے کی نیند سے بیدار ہو کر حقیقی معنوں میں مسلمان بن جائے۔ پشتو کا یہ شعر مسلمانوں اور عالم اسلام کے حالات پر بڑا ہی حسب حال ہے:

" هغه اسلام لن غریب شوے دے عمرؓ غواڑی   باغ خزان دے بهاده وینی اُبخور غواڑی "

مولوی عبدالقیوم مدنی' چارسدہ

اختلاف رائے کیوں: دنیا میں ظہور کے لحاظ سے اول الخلق انسان آدم علیہ السلام اور اس کے حریف شیطان میں اختلاف اولاً موجود ہونا دنیا کی بے وفائی پر مظہر دلیل ہے اور اختلاف کے اسباب میں اول الذکر سبب۔ بے وفائی ہے۔پھر آدم علیہ السلام کے دو لخت جگر ہابیل اور قابیل میں اختلاف کا سبب اور علت بے وفائی ہی ہے اسی طرح جتنے انبیاء دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں مخلوق کی اپنے خالق کے ساتھ وفادار بننے کے لئے اسی طرح دو عاشقوں میں اختلاف کے سبب وفا نہ کرنا ہے والد مولود میں بھی اختلاف حقوق میں بے وفائی سے ہوتے ہیں۔سب سے پہلے ہمیں دارالاسباب میں اسباب کی تصحیح کرنا چاہیے' ہم تو اسباب کے مکلف ہیں۔اثر ڈالنا اور نتیجہ مرتب کرنا مسبب عالی کی قبضہ قدرت میں ہے' جب ہم اپنے محبوب حقیقی سے بے وفا ہوئے تو اختلاف میں مبتلا ہوئے جب بندہ اپنے خالق حقیقی سے بے وفا ہو جائے تو خالق حقیقی کے وفاداروں سے بھی بے وفا ہوگا' نتیجہ میں اختلاف لازم ہوگا۔سب سے اول الذکر خالق کی وفادار مخلوق میں انبیاء' فرشتے اور حیوانات و جمادات و نباتات ہیں' اب اگر ہم خالق حقیقی سے وفادار بن جائیں تو اللہ تعالیٰ کی وفادار مخلوق ہماری وفادار بن جائے گی۔ جب سبب کی تصحیح ہو جائے تو مسبب عدم اختلاف ضرور بضرور موجود ہوگا' اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خالق حقیقی کیسے راضی ہوتا ہے' تو ہم عقل سے یہ کہیں گے کہ اس سوال کا جواب کیا ہوگا تو عقل بزبان حال جوابدے گی کہ مرضیات خالق پر عمل کرنے سے خالق راضی ہوتا ہے۔واللہ اعلم اتم واحکم

(مسعود احمد۔ متعلم دورہ حدیث جامعہ حقانیہ)